السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ" کیا اس حدیث سے مراد چاشت کی نماز ہے؟"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واللہ اعلم ظاہراً تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد چاشت کی نماز ہے کیونکہ کسی حدیث سے الگ سے ذکر نہیں آیا کہ طلوع شمس کے بعد دو نمازیں ہیں۔ لیکن یہ والی حدیث اس حدیث کے ساتھ ٹکراتی ہے کہ جو عبداللہ بن ابی اوفی سے "مسلم" میں مروی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صلاة الأوابين حين ترمض الفصال"

کہ صلاۃ الاوابین کا وقت وہ ہے کہ جب اونٹنیوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔

فصال" فصیل کی جمع ہے اس سے مراد اونٹنی کا بچہ ہے۔ کیونکہ اونٹنی کے بچہ کے پاؤں اپنے ماں باپ کے پاؤں کی طرح سخت نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے پاؤں نرم ہوتے ہیں تو یہ بچہ جب باہر کی طرف نکلنے لگا تو جس ریت کو" دھوپ لگ چکی ہوگی اس کی تپش کی وجہ سے اس کے پاؤں جلنے لگتے ہیں تو اگر ہم اس حدیث پر غور کریں کہ جب آدمی فجر کی نماز پڑھ کر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جب تک کہ سورج نکل کر کچھ بلند نہ ہوجائے کہ جب دھوپ سخت ہو چکی ہوتی ہے اونٹنی کے بچے کے پاؤں ریت کی گرمی سے جلنے لگ جاتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ: 199

محدث فتویٰ